26155 ـ ابتدا میں نماز کی مشروعیت کیسے تھی ؟

سوال

میں نے سنا ہے کہ مسلمان اسلام کے شروع میں دن میں چالیس نمازیں ادا کرتے تھے، اور پھر یہ تعداد کم کر کے پانچ کر دی گئی، اللہ تعالی کے علم کی بنا پر کہ بہت سے لوگوں پر اس کی ادائیگی مشکل ہے، کیا ایسا ہی ہوا تھا، کیونکہ اللہ تعالی ہمیں اپنی رحمت دکھانا چاہتا تھا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نماز کے متعلق آپ نے جو کچھ سنا ہے وہ صحیح نہیں، بلکہ صحیح یہ ہے کہ:

اللہ تعالی نے ابتدا ـ معراج کی رات ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر- میں دن اور رات میں پچاس نمازیں فرض کی تھیں، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب سے تخفیف کی درخواست کرتے رہے حتی کہ دن اور رات میں پانچ نمازیں ہو گئی، اور اللہ تعالی نے اجروثواب میں اپنا حکم جاری کیا، نہ کہ نماز کی ادائیگی، لہذا جو کوئی بھی پانچ نمازیں ادا کرے گا اسے پچاس نمازوں کا اجروثواب حاصل ہو گا.

انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" میرے گھر کی چھت کھلی جبکہ میں مکہ میں تھا تو وہاں سے جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور میرا سینہ کھولا اور اسے زمزم کے پانی سے دھویا پھر سونے کی ایك طشتری لائے جو حکمت و ایمان سے بھری ہوئی تھی اسے میرے سینہ میں انڈھیل دیا، اور پھر اسے بند کیا، اور پھر میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آسمان دنیا پر لے گئے، جب میں آسمان دنیا کی طرف گیا تو جبریل علیہ السلام نے آسمان کے دربان کو کہا دروازہ کھولو، تو اس نے کہا کون ہے؟

تو انہوں نے کہا جبریل ہوں، اس نے سوال کیا کیا تمہارے ساتھ بھی کوئی ہے؟ تو جبریل علیہ السلام نے جواب دیا جی ہاں، میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں.

تو اس نے دریافت کیا: کیا اس کی طرف پیغام بھیجا گیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا جی ہاں، جب اسے کھولا گیا تو ہم

آسمان دنیا سے اوپر چلے گئے....

تو اللہ عزوجل نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں، میں یہ لے کر واپس پلٹا حتی کہ موسی علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے فرمایا:

اللہ تعالی نے تیرے لیے تیری امت پر کیا فرض کیا ہے؟

تو میں نے جواب دیا: پچاس نمازیں فرض کیں ہیں، انہوں نے کہا: اپنے رب کے پاس واپس جاؤ کیونکہ تیری امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی، تو میں نے اپنے رب سے درخواست کی تو اللہ تعالی نے نصف کردیں، میں پھر موسی علیہ السلام کے پاس آیا اور میں نے کہا: اللہ تعالی نے نصف کر دی ہیں تو وہ کہنے لگے:

اپنے رب سے پھر مراجعہ کرو، کیونکہ تیری امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی، تو میں اپنے رب کے پاس گیا تو اللہ تعالی نے نصف کر دیں، اور میں موسی علیہ السلام کے پاس واپس آیا تو وہ کہنے لگے: اپنے رب کے پاس واپس جاؤ تیری امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی، تو میں نے اپنے رب سے پھر درخواست کی تو اللہ تعالی نے فرمایا:

یہ پانچ ہیں، اور یہ پچاس ہیں، میرے ہاں قول میں تبدیلی نہیں ہوتی، تو میں موسی علیہ السلام کے پاس واپس آیا تو وہ کہنے لگے: اپنے رب کے پاس جاؤ، تو میں نے کہا میں اپنے رب سے شرماتا ہوں ....

صحیح بخاری حدیث نمبر (342) صحیح مسلم حدیث نمبر (163).

مراد یہ ہے کہ: ادائیگی تعداد کے لحاظ سے پانچ ہیں، لیکن ثواب کے اعتبار سے ان کی تعداد پچاس ہے.

دیکھیں: فتح الباری (1 / 463).

واللہ اعلم .